بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم [illegible]

رجسٹرڈ نمبر [illegible]

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۶ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۲۴ شعبان ۱۳۶۱ھ | ۶ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج صبح سے کمزوری کی شکایت پھر زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

سیدہ اُم ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تیز بخار ہے۔ اضطراب اور بے چینی کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ تاحال بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادگان جو ڈلہوزی گئے ہوئے تھے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور انچارج تحریک جدید بھی واپس آ گئے ہیں۔ یہ خبر نہایت افسوس

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۴ شعبان ۱۳۶۱ھ

کسر صلیب کے متعلق مضحکہ خیز عقیدہ

کچھ عرصہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے کسر صلیب کے موضوع کو خامہ فرسائی کے لئے منتخب کر رکھا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے حال ہی میں لکھا ہے۔ مولوی صاحب بانتہا کو پہونچ جانے کی وجہ سے بات کو اب سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اور اعتراض کرنے کی خاطر جو جی میں آتا ہے۔ کہہ دیتے ہیں۔ بادیدہ دانستہ اصل بات کو نظر انداز کر کے بے ہودہ نکتہ چینی کرنے لگ جاتے ہیں۔

کسر صلیب کی بحث میں مولوی صاحب نے ان اعتراضات سے مجبور ہو کر جو مادی صلیبوں کو توڑنے کے عقیدہ پر وارد ہوتے ہیں۔ حال ہی میں لکھا تھا۔ کہ:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح موعود ہو کر دُنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو صلیب کو توڑ دیں گے۔ یکسر الصلیب مطلب یہ کہ **عیسائی مذہب مغلوب ہو جائیگا**"

(اہلحدیث ۳۔ جولائی)

گویا مولوی صاحب نے صاف الفاظ میں تسلیم کر لیا۔ کہ یکسر الصلیب کی پیشگوئی سے مراد یہ ہے۔ کہ عیسائی مذہب مغلوب ہو جائے گا۔ نہ یہ کہ لوہے۔ لکڑی۔ پتھر وغیرہ کی صلیبیں توڑی جائیں گی۔ اور واقعہ بھی ایسی بات ہے۔ جو عقل و فکر کے مطابق اور

ایک سبحان اللہ کی شان رکھنے والی بات ہے۔ ورنہ اگر یہ مطلب لیا جائے۔ کہ مادی صلیبوں کے توڑنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصروف رہیں گے۔ تو یہ بالکل عبث فعل ہے۔ عیسائی ایک کی جگہ چار صلیبیں بنا سکتے ہیں۔

لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کی معقول پسندی ملاحظہ ہو۔ باوجود اس کے کہ انہوں نے خود یہ لکھا۔ کہ یکسر الصلیب سے مراد عیسائی مذہب کا مغلوب ہونا ہے جب انہیں ان کی اپنی تحریروں اور عیسائی پادریوں کی تحریروں سے یہ دکھا دیا گیا۔ کہ عیسائیت روز بروز تنزل کی طرف جا رہی ہے اور دلائل و براہین کے میدان میں احمدیت کے مقابلہ میں مغلوب ہو چکی ہے۔ تو یک گخت اپنے پہلے بیان سے پھر گئے۔ اور اس کے سراسر خلاف ۲۸ اگست کے "اہلحدیث" میں لکھ دیا ہے۔ کہ:۔

"حضرت عیسیٰ موعود علیہ السلام کی تشریف آوری کی علامتوں میں سے ایک علامت یکسر الصلیب بھی آئی ہے۔ یعنی ممدوح صلیب نصاریٰ کو توڑ دیں گے کیسے توڑیں گے۔ اسی طرح جس طرح فتح مکہ کے دن پیغمبر اسلام علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے اردگرد رکھے ہوئے بُت اٹھوا دیئے۔

کہ توڑ دا[illegible] تھے۔ ایسا ہی حضرت [illegible]م بھی کریں گے۔ کیونکہ صلیب اسلامی تعلیم کے لحاظ سے بتوں کی طرح معبود باطل [illegible] گئی ہے۔"

(اہلحدیث ۲۸ اگست)

گویا مولوی صاحب نے یہ تسلیم کرنا تو گوارا نہ کیا کہ عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں مغلوب ہو رہی ہے۔ لیکن اپنے پہلے لکھے ہوئے کے سراسر خلاف کر کے اپنے آپ کو بے پیندے کا بدھنا ثابت کر دیا اور ساتھ ہی جو مثال دی ہے۔ اس سے عیاں ہے۔ کہ مولوی صاحب نے جس غلط عقیدہ کی طرف پھر رجوع کیا ہے۔ وہ کس قدر مضحکہ خیز اور معقولیت سے دُور ہے۔

صلیب کو توڑنے کی مثال مولوی صاحب نے خانہ کعبہ کے اردگرد سے بتوں کو اٹھوانے بلکہ توڑوانے سے دی ہے۔ لیکن اتنا غور نہیں کیا۔ کہ یہ بُت تو ایک محدود جگہ میں تھے۔ لیکن صلیبیں تمام دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ خود ہندوستان میں جگہ جگہ موجود ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب خود اپنے ۳۔ جولائی کے "اہلحدیث" میں ایک عیسائی اخبار کے حوالہ سے لکھ چکے ہیں۔ کہ:۔

"آج ملک ہند کے شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی صلیب کے نشان دکھائی دیتے ہیں"

ایک ہندوستان تو کیا۔ دُنیا کا کونسا ملک ہے جہاں عیسائی نہیں۔ اور جہاں صلیبیں نہیں۔ پس جب دُنیا میں صلیبیں اس کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سب کو توڑ سکیں۔ پھر جھٹ پٹ جب اور بھی بنائی جا سکتی ہیں۔ تو انہیں کس طرح دُنیا سے ناپید کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کی مثال خانہ کعبہ کے بتوں سے کیونکر دی جا سکتی ہے۔

مولوی صاحب نے صلیب کو "بتوں کی طرح معبود باطل" قرار دے کر اس کے توڑنے کا جواز ظاہر کیا ہے۔ لیکن کیا اسلام میں کہیں یہ حکم آیا ہے۔ کہ بتوں کی طرح کی کوئی چیز تو الگ رہی۔ خود بتوں کو توڑ دینا چاہیئے۔ اور کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ساری دُنیا کے بتوں کا دُنیا سے خاتمہ کر دیا تھا۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر بتوں کی طرح کی صلیب کا توڑنا کیوں حضرت مسیح موعود کے ذمے لگایا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم میں معبودان باطلہ کا رد دلائل اور براہین سے تو بار بار کیا گیا ہے۔ اور بڑے زور کے ساتھ کیا گیا ہے۔ لیکن یہ قطعاً نہیں کہا گیا۔ کہ وہ جہاں نظر آئیں۔ انہیں توڑ پھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کام تو بے شک ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دلائل۔ اور براہین کے ساتھ صلیب کو کسر کریں۔ لیکن یہ قطعاً نہیں ہو سکتا۔ کہ مادی صلیبوں کو توڑتے پھریں۔ نہ ساری دُنیا کی صلیبیں توڑی جا سکتی ہیں۔ اور نہ ان کے توڑنے کا کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملک معظم اور ڈچس آف کینٹ کی طرف سے امام مسجد احمدیہ لنڈن کے

پیغام تعزیت کا جواب

لنڈن ۲ ستمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے ڈچس آف کینٹ کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے۔ مہربانی کرکے برطانیہ کی مسلم احمدیہ کمیونٹی کو اس پیغام کے لئے جو اس نے نہایت مہربانی سے بھیجا۔ اور جس نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ میری طرف سے دلی شکریہ پہونچا دیں۔

ملک معظم کے پرائیویٹ سیکرٹری نے بھی تار دیا ہے۔ کہ جماعت کے ہمدردی کے پیغام کے لئے میری طرف سے اس کا شکریہ ادا کر دیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

"اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں بڑی قابل غور ہیں۔ اور ان صفات پر ایمان لانے سے بھی امید وسیع ہوتی۔ اور مومن کا یقین زیادہ ہوتا ہے۔ وہ صفات اس کے قادر اور کریم ہونے کے ہیں۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں کوئی فیض نہیں ملتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کریم تو ہو۔ اور اس کے پاس ہو تو ہزاروں روپیہ دے دینے میں بھی اسے تامل اور دریغ نہ ہو۔ لیکن اس کے گھر میں کچھ بھی نہ ہو۔ تو اس کی صفت کریمی کا کیا فائدہ۔ یا اس کے پاس روپیہ تو بہت ہو مگر کریم نہ ہو۔ پھر اس سے کیا حاصل۔ مگر خدا تعالیٰ میں یہ دونوں باتیں ہیں وہ قادر ہے اور کریم بھی ہے۔ اور ان دونوں صفتوں میں بھی وہ واحد لاشریک ہے۔ پس جب ایسی قادر اور کریم ذات کے ساتھ کوئی کامل تعلق پیدا کرے۔ تو اس سے بڑھ کر خوش قسمت کون ہوگا؟ بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے وہ شخص جو اس کا فیصلہ کرے۔ سرمد نے کیا اچھا کہا ہے ؎

سرمد گلہ اختصار می باید کرد ∴ یک کار ازیں دو کار می باید کرد
یا تن برضائے یار می باید داد ∴ یا قطع نظر زیار می باید کرد

حقیقت میں اس نے سچ کہا ہے۔ بیمار اگر طبیب کی پوری اطاعت نہیں کرتا ہے۔ تو اس کو کیا فائدہ ہو؟ ایک عارضہ نہیں تو دوسرا اس کو لگ جائے گا۔ اور وہ اسی طرح پر تباہ اور ہلاک ہوگا۔ دنیا میں اس قدر آفتوں سے انسان گھرا ہوا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہی کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ تو بہت خطرہ کی حالت ہے۔ پنجابی میں ایک مصرعہ مشہور ہے ؎

جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

یہ من کان للہ کان اللہ لہ ہی کا ترجمہ ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر کچھ شک نہیں ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۶ جولائی ۱۹۴۲ء سے ۸ اگست ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

- ۱۴۷۸۔ چراغ الدین صاحب ضلع گورداسپور
- ۱۴۷۹۔ سلامت اللہ صاحب قریشی بمبئی
- ۱۴۸۰۔ انور بیگم صاحبہ منٹگمری
- ۱۴۸۱۔ محمد عزیز صاحب "
- ۱۴۸۲۔ رحمت بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
- ۱۴۸۳۔ شیر محمد صاحب "
- ۱۴۸۴۔ روشن دین صاحب شیخوپورہ
- ۱۴۸۵۔ مبارک احمد صاحب لاہور
- ۱۴۸۶۔ اللہ رکھا صاحب "
- ۱۴۸۷۔ نذیر محمد صاحب ضلع گورداسپور
- ۱۴۸۸۔ عبد الحکیم صاحب کراچی
- ۱۴۸۹۔ عباس علی صاحب کشمیر
- ۱۴۹۰۔ غلام حسین صاحب ٹیماکہ
- ۱۴۹۱۔ صوفیہ خاتون صاحبہ یوپی
- ۱۴۹۲۔ سید اقتدار حسین صاحب "
- ۱۴۹۳۔ ایس کویا کنجو صاحب مالابار
- ۱۴۹۴۔ کویا محمد کنجو صاحب "
- ۱۴۹۵۔ اے محمد کنجو صاحب "
- ۱۴۹۶۔ عائشہ کنجو صاحبہ "
- ۱۴۹۷۔ فاطمہ کنجو صاحبہ "
- ۱۴۹۸۔ عبد الغنی صاحب ملتان

اخبار احمدیہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اطلاع } تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نوٹ کرلیں۔ کہ ان کی واپسی کے لئے ریلوے کنسیشن بنوانے کے لئے درخواستیں دفتر میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ہے۔ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں کی تعمیل نہیں ہوسکے گی۔ درخواست میں کوائف ذیل موجود ہوں۔ نام سٹیشن روانگی۔ ڈویژن عمر۔ طالب علم۔ جماعت اور تاریخ روانگی۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

درخواست ہائے دعا } (۱) ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل ایسٹ افریقہ کی اہلیہ صاحبہ لاہور میں سخت بیمار ہیں (۲) عبد الوحید خان صاحب دہلی کی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں (۳) چودھری شاہ محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس ٹپیالہ لکھیاں ضلع گجرات عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں (۴) مرزا گلزار حسین صاحب کوئٹہ کے بھتیجے مرزا مختار احمد صاحب کے کان کا اپریشن ہوا ہے۔ (۵) سید عنائت علی شاہ صاحب لدھیانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے صحابی ہیں بعارضہ بخار بیمار ہیں (۶) عبد الرحمٰن صاحب صابر وزیر آباد بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۷) مولوی احمد رشید صاحب مالاباری سخت بیمار اور نور ہسپتال قادیان میں زیر علاج ہیں (۸) شیخ سردار محمد صاحب ہوشیارپوری کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۹) لفٹیننٹ چودھری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کو ابھی تک ٹانگ میں تکلیف ہے۔ (۱۰) جی ایم عنائت اللہ صاحب بنگلوری کے والد صاحب عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ نیز ان کے بڑے بھائی کی اہلیہ سخت بیمار ہیں (۱۱) مولوی فضل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگالی کی لڑکی حمیدہ بیگم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت } خاکسار کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکی تولد ہوئی ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انیسہ بیگم نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے نیک اور خادمۂ دین بنائے۔ فتح محمد احمدی شرما

دعائے مغفرت } عزیزم نذیر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ جو چودھری محمد دین صاحب ساکن آنبہ کا اکلوتا لڑکا تھا۔ ایک سال بیمار رہ کر فوت ہوگیا ہے۔ مرحوم ہونہار اور صالح تھا۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور والدین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا کریں۔ خاکسار رشید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ آنبہ

دعائے نعم البدل } مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل کا بچہ چند روز بیمار رہ کر فوت ہوگیا۔ اسی طرح بابو محمد ایوب صاحب بدوملہی کا نواسہ فوت ہوگیا۔ احباب نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں ؏

روزگار کے متلاشی اصحاب } دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایسے احمدی اصحاب کے نام درج کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو کسی ذریعہ معاش اور روزگار کے متلاشی ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اپنے رجسٹر میں درج شدہ اصحاب کے لئے کام مہیا کرنے میں انشاء اللہ مدد دے گی۔ ایسے اصحاب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نام تعلیم تجربہ اور عمر سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ نیز اس امر کی وضاحت فرمائیں کہ وہ کون کونسے کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ایسے اصحاب سے بھی جنہیں کسی کارکن کی ضرورت ہو۔ درخواست ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کو مطلع فرمایا کریں۔ تاکہ ان کے لئے مناسب آدمی مہیا کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ خاکسار محبوب عالم خالد ایم اے قائمقام جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات میاں عبدالرحیم صاحب باورچی - قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خاکسار اگرچہ اوائل عمر سے لے کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضور کے وصال تک خدمتگزاری میں رہا۔ مگر پیش آمدہ تمام حالات اور ارشادات کو اس خیال کے ماتحت یاد نہیں رکھ سکا کہ مجھے خبر نہ تھی۔ کہ ان حالات وارشادات کو کبھی قلمبند کرنا ہوگا۔ بہرحال چند واقعات عرض کرتا ہوں۔ خاکسار نے غالباً سنہ ۱۹۰۱ء یا سنہ ۱۹۰۲ء میں موسم گرما کے اختتام پر مسجد مبارک کے پرانے حصہ میں جبکہ ابھی اس کی توسیع نہ ہوئی تھی، مغرب کی نماز کے بعد بیعت کی تھی ؛

(۱)

مسجد مبارک کے نیچے والی گلی میں دیوار چن دینے کی وجہ سے مرزا امام الدین اور نظام الدین صاحبان کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔ اس میں گواہی دینے کے لئے حضرت اقدس نے مجھے بھی گورداسپور بھجوایا تھا۔ جب شہادت دے کر واپس آیا۔ تو مرزا نظام الدین صاحب نے مجھے دھمکی دی۔ کہ میں تم سے سمجھوں گا۔ میں اسی وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گیا اور عرض کیا۔ کہ مرزا نظام الدین صاحب نے مجھے دھمکا کر کہا ہے۔ کہ میں تمہاری خبر لوں گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم بے فکر رہو۔ چلو پھرو۔ تم کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جو تم کو مارے گا۔ ہم اس کی خبر لیں گے۔ خدا کے فضل اور حضور کی دعا سے مرزا نظام الدین صاحب کو آخر تک مجھے کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی ؛

(۲)

ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ جب تمہارا والد فوت ہوا تھا۔ اس وقت تمہاری عمر کیا تھی۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میری عمر اس وقت آٹھ سال کی تھی۔ اور میرے باپ کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تم بہت دعا کیا کرو۔ کیونکہ مشہور ہے جس کا باپ چھوٹی عمر میں فوت ہو جائے۔ اس کا بیٹا بھی چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتا ہے۔ تاکہ تم کو خداوند کریم اس سے دوگنی سے زیادہ عمر دے۔ حضور علیہ السلام کی دعا، اور حضور علیہ السلام کے ارشاد پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ کہ اس وقت میری عمر تقریباً ۶۸ - ۶۹ - سال کی ہے ؛

(۳)

ایک بار میں سخت بیمار ہو گیا۔ اور میرے بچنے کی امید نہ رہی۔ میں چارپائی پر بے ہوش پڑا تھا۔ کہ میرے تایا میاں میراں بخش صاحب مرحوم نے جبکہ حضور علیہ السلام موضع بُٹر کی طرف سے سیر کر کے واپس آ رہے تھے۔ موری دروازہ کے چوک میں عرض کیا۔ کہ حضور عبدالرحیم کو دیکھ جائیں۔ وہ سخت بیمار ہے۔ حضور علیہ السلام کے ہمراہ دیگر احباب کے علاوہ حضرت خلیفہ اول رض بھی تھے۔ حضور انور از راہ کرم غریب خانہ میں تشریف لائے۔ اور مجھے چارپائی پر بے سُدھ سا پڑا ہوا دیکھ کر اپنے دائیں ہاتھ سے میرے کندھے کو ہلایا اور فرمایا۔ کیوں گھبراتا ہے۔ مرتا نہیں۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ ساتھ ہی حضور نے مکان کی چھت کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا کہ عبدالرحیم تم اس بیماری سے نہیں مرتے۔ مگر یہ مکان (جو کہ بوسیدہ اور خستہ حالت میں تھا) تیرے مارنے کی صورت ضرور ہے۔ اس کی چھت سخت خراب ہے۔ جب اچھے ہو جاؤ۔ تو اس کی چھت درست کرو۔ اور میری والدہ کو فرمایا۔ کہ میرے ہمراہ چل کر دوائی لے آؤ۔ اسے دوائی پلاؤ۔ ہم دعا بھی کریں گے۔ انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا اس پر میری والدہ حضور علیہ السلام کے ہمراہ حضور کے گھر گئیں۔ حضور انور نے تین پڑیاں دوائی کی دیں۔ ایک پڑیہ میں نے اُسی وقت یعنی ۹ - یا ۱۰ بجے دن کے کھائی دوسری شام کو کھائی۔ اور ان دو پڑیوں کے کھانے کے بعد میں اُٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گیا۔ تیسری پڑیہ دوسرے دن صبح کو کھائی صرف ان تین پڑیوں کے کھانے سے میری بیماری بالکل جاتی رہی۔ اور پانچ چھ دن کے اندر اندر بندہ بالکل تندرست ہو گیا صرف معمولی کمزوری رہ گئی تھی۔ ایک ہفتہ کے بعد حضور علیہ السلام کو مہندی لگانے کے واسطے گیا۔ ذرا کمزور تھا۔ ایک دو خادمہ عورتوں نے مجھے پکڑ کر سیڑھیوں پر سے اُوپر چڑھایا۔ جب میں حضور علیہ السلام کے سامنے گیا۔ تو فرمایا۔ تم راضی ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور کی دعا اور دوا سے بخار تو اُسی دن سے جاتا رہا تھا۔ کچھ کمزوری تھی۔ وہ بھی آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مکان کا کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ کہ مہینہ سوا مہینہ سے بیمار ہوں۔ اور ایک پیسہ بھی میرے پاس نہیں ہے۔ مکان کس طرح بنا سکتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہم بنوا دیں گے۔ اور اُسی وقت مولوی محمد علی صاحب کو بُلوا کر فرمایا۔ کہ آپ جب مدرسہ کے کمروں کے واسطے لکڑی منگوائیں۔ تو اس وقت عبدالرحیم کے مکان کی چھت کے واسطے بھی لکڑی منگوا کر اس کی چھت بنوا دیں جس قدر خرچ ہوگا۔ وہ ہم دیں گے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے مستری رلارام کو میرا مکان دیکھنے اور لکڑی کے خرچ کا اندازہ کرنے کے واسطے بھیجا۔ اس نے آ کر مولوی صاحب سے کہا۔ کہ اس کے مکان پر دس شہتیریاں خرچ ہونگی۔ مولوی صاحب نے حضور سے عرض کیا۔ کہ تیس روپے کی لکڑی خرچ ہوگی۔ اس پر تیس روپے حضور علیہ السلام نے مولوی محمد علی صاحب کو دے دیئے اور میرا مکان بن گیا۔ بعد کا علم نہیں۔ کہ کوئی اور خرچ مزدوری وغیرہ کا حضرت صاحب سے لیا تھا۔ یا نہیں۔ چنانچہ اس وقت تک میرا وُہی مکان ہے ؛

(۴)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ حکیم فضل الدین صاحب مرحوم بھیروی نے وہ جگہ جس میں آج کل مستری گوہر دین صاحب کے پسران کی آٹا پیسنے کی مشین لگی ہوئی ہے۔ جس کو اس وقت فصیل کہتے تھے۔ نیلامی سے خریدی۔ تو اُن پر منگل جولاہا نے دعوٰے کر دیا۔ کہ یہ جگہ میری ہے۔ اور اس مقدمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت لکھوا دی۔ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاریخ پر تشریف لے جانا تھا۔ اس لئے حضور نے مجھے پیشی سے ایک دن قبل شام کے وقت حکم دیا۔ کہ صبح سویرے پندرہ آدمیوں کا کھانا تیار کر کے ہمراہ لے چلنا۔ اس پر میں نے سویرے ہی پندرہ آدمیوں کا کھانا تیار کر کے یکہ میں رکھ دیا۔ مگر میرے بیٹھنے کے لئے یکہ میں جگہ نہ رہی۔ اس لئے میں حضور کی سواری کے آگے چل پڑا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے دیکھا۔ تو فرمایا۔ عبدالرحیم تم پیدل کیوں چل رہے ہو۔؟ کیا تمہارے واسطے جگہ نہیں ہے؟ حضرت نانا جان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کی آواز سُن لی۔ اور انہوں نے سارے یکوں پر نظر دوڑائی۔ اور ایک صاحب کو فرمایا۔ کہ یہ تمہاری جگہ نہیں ہے۔ یہ عبدالرحیم کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ اُتر کر ایک دوسرے یکہ پر سوار ہو گئے۔ میرا یکہ پیچھے تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تم اپنا یکہ آگے کر لو۔ اور سب سے پہلے چلے جاؤ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر میں اپنا یکہ آگے لے گیا۔ اور بٹالہ میں اڈہ خانہ کے پاس باغ میں دریاں وغیرہ بچھا دیں۔ اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے آئے۔ حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر حضور نے فرمایا۔ کھانا لاؤ۔ اس وقت وہاں تیس آدمی جمع ہو گئے تھے۔ اور میں کھانا صرف پندرہ آدمیوں کا لے کر گیا تھا۔ میں نے وُہی کھانا آگے رکھ دیا۔ اور ساتھ ہی چولھا گرم کر کے چائے رکھ دی۔ اور جلدی سے کھانے کے ساتھ ہی چائے بھی تیار کر کے دے دی۔ دوستوں نے چائے بھی پی۔ اور کھانا بھی کھا لیا۔ کھانے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کھانا پورا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور کی دعا سے کھانا پورا ہو گیا ہے۔ کچہری قریب ہی تھی۔ عدالت سے فارغ ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معہ ہمراہیاں اسی دن قادیان واپس آ گئے ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسئلہ نجات اور مذاہب عالم

انسانی زندگی کے ساتھ مسئلہ نجات کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اور اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس کی خواہش انسانی فطرت میں موجود ہے۔ دُنیا میں ہر مذہب کے پیرؤوں میں نجات کا خیال کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اگرچہ اس کے متعلق نظریات مختلف ہیں۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ کوئی قوم اس کے تصور سے خالی ہو مختلف زبانوں میں اس کے نام بھی مختلف ہیں۔ عیسائیت کا تو مدار ہی نجات پر ہے۔ ہندوؤں میں بھی مکتی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہودی مذہب میں بھی اسے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ ایرانی۔ زرتشتی۔ نیز پرانے مصری اور جاپانی مذاہب میں بھی اس کا کسی نہ کسی رنگ میں تصور موجود ہے۔ ہزاروں سال کے پرانے آثار سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصری لوگ مردوں کے ساتھ کھانے پینے کی چیزیں اور قیمتی اشیاء اس لئے رکھا کرتے تھے۔ کہ وہ عذاب سے بچ جائیں۔ اور نجات پا جائیں۔ پھر نجات کے عقیدہ کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ بعض قومیں ایسی بھی ہیں جنہوں نے خدا تعالےٰ کی ہستی کے خیال کو تو چھوڑ دیا ہے۔ مگر نجات کو نہیں۔ ہندوؤں میں بدھ اور جینی وغیرہ بطور مثال پیش کئے جاسکتے ہیں۔ بدھ لوگ ابتدا میں تو خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل تھے۔ مگر آج نہیں۔ آج وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں یہ پتہ نہیں۔ کہ خدا ہے یا نہیں۔ اصل غرض تو نجات کا حصول ہے جینی بھی اللہ تعالےٰ کی ہستی کے منکر ہیں۔ مگر یہ عقیدہ ان کا بھی ہے۔ کہ انسانی روح کا سب سے بڑا مقصد نجات حاصل کرنا ہے ؛

موجودہ زمانہ کے دہریوں کا ایک فرقہ دیو سماج ہے۔ وہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ انسانی روح ترقی کرتی کرتی اعلےٰ مراتب حاصل کرلیتی ہے۔ یورپ کے دہریے بھی مرنے کے بعد رُوح کی ترقی کے قائل ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ انسان کو ایسے اعمال کرنے چاہئیں۔ کہ جو بعد مرگ رُوح کی ترقی میں ممد ہوسکیں۔

غرض نجات کا مسئلہ انسانی فطرت میں داخل ہے۔ اور ہر شخص اسے حاصل کرنے کا متمنی نظر آتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ نجات ہے کیا۔ جس طرح تمام مذہب اور تمام اقوام اس امر پر متفق ہیں۔ کہ نجات حاصل کرنی چاہیئے۔ اسی طرح سب کا اس بارہ میں اختلاف ہے۔ کہ نجات ہے کیا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نجات کی خواہش ہے تو ایک فطرتی امر۔ مگر اس کی کنہ کو انسان خود نہیں پاسکتا۔ بلکہ الہام الہٰی اس کی حقیقت بتا سکتا ہے۔ نجات کی اصلیت بیان کرنے سے قبل یہ ضروری ہے۔ کہ مختلف مذاہب اور اقوام اسے جس رنگ میں سمجھی ہوئی ہیں۔ اسے اختصاراً بیان کردیا جائے۔ تا موازنہ و مقابلہ میں آسانی ہوسکے ؛

برہمن کہتے ہیں نجات یہ ہے۔ کہ انسان دکھوں اور عذابوں سے محفوظ رہ کر اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ میں جذب کردے یعنی اس میں شامل ہوجائے۔ بدھوں کا خیال ہے۔ کہ دُنیا میں جو مصائب اور تکالیف ہیں۔ ان سے بچ جانا۔ جونوں میں پھرنے سے چھوٹ جانا۔ اور اپنی خواہشات کو مٹا دینا نجات ہے۔ ہر ایک خواہش دوزخ ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جونیں تبدیل کرنی پڑتی ہیں۔ اگر خواہش ہی باقی نہ رہے تو جونوں میں ادل بدل کا جھگڑا بھی ختم ہو جائے گا۔ اور یہی نجات ہے یعنی نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ جینی بھی یہی مانتے ہیں۔ کہ انسان کے جونوں کے چکر سے نکل کر اس کی طاقتوں کو حاصل کرلینے کا نام نجات ہے اور اعلےٰ طاقتوں کے حاصل کرنے سے ان کی مراد یہ ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کا جزو ہوجائے۔ یہودی کہتے ہیں۔ کہ بعد الموت عذاب سے بچ جانے کا نام نجات ہے۔ اور اسی طرح نجات کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس دنیا میں خدا تعالےٰ عذاب میں نہ ڈالے۔ مسیحیوں کے نزدیک گناہ سے بچ جانا اور گناہ کی سزا سے بچ جانا نجات ہے۔ زرتشتی بھی کہتے ہیں کہ گناہ کی سزا سے بچ جانا نجات ہے۔ جب انسان گناہ کی نجات سے محفوظ ہوگیا تو گویا نجات پاگیا۔ جاپانی مذہب یعنی شنٹو ازم کے نزدیک بھی گناہوں کی سزا سے بچنا نجات ہے۔ یہ مذہب بہت پرانا ہے۔ اور اس کی قدیم تاریخ پوری طرح معلوم نہیں۔ مگر ان لوگوں میں ایک رسم ہے۔ وہ غلطی خوردہ مسلمانوں کی طرح سال میں دو دفعہ قضاء عمری ادا کرتے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ ان کے نزدیک گناہوں کی سزا اٹل ہے۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا۔ تو وہ اس کے ازالہ کی کوشش کیوں کرتے۔ یورپ کے جدید فلسفہ کے نزدیک نجات جہالت سے بچ جانا ہے۔ وُہ کہتے ہیں۔ انسانی روحیں اس کوشش میں ہیں کہ جہالت سے نکل جائیں۔ اور زمانہ کی ترقی کی یہی وجہ ہے۔

ان سب کے مقابلہ میں ایک نظریہ اسلام نے پیش کیا ہے۔ مگر اس نے نجات پر اتنا زور نہیں دیا۔ جتنا فلاح پر۔ اسلام کہتا ہے کہ اصل کامیابی بچ جانے میں نہیں۔ تکالیف اور دکھوں سے بچ جانا کوئی بڑی بات نہیں اگر ایک جرنیل دشمن کے سامنے سے اپنی جان بچا کر بھاگ آئے۔ تو اس کے متعلق یہ کہنا درست نہیں ہوگا۔ کہ اس کا بچ کر نکل آنا اس کی قابلیت اور بہادری کی دلیل ہے۔ بے شک نسبتی لحاظ سے یہ ایک قابل ذکر بات ہے۔ مگر اس سے بھی اعلیٰ بات یہ ہے۔ کہ نہ صرف دشمن سے مقابلہ میں اپنے آپ کو بچائے۔ بلکہ دشمن کو زیر اور مغلوب کرے۔

قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ صرف نجات حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ فلاح پانے کے لئے سعی کرو۔ نجات اس کے ضمن میں آجائے گی۔ انسان جب دشمن کو زیر کرکے اس پر غالب آجائے۔ تو اس کے ضرر سے خود ہی بچ جائے گا۔ پس فلاح میں نجات خود بخود آجاتی ہے۔ اس لئے اسلام نے اصل مقصد فلاح قرار دیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ فلاح کیا چیز ہے اسلام کے نزدیک فلاح یہ نہیں کہ انسان دوزخ کی سزا سے بچ جائے۔ بلکہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ اسے حاصل کرلے۔ اسلام بتاتا ہے کہ پیدائش انسانی کی غائت و انتہا یہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرلے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ سے ملنے کی جو تڑپ اور آگ انسان کے دل میں لگی ہوئی ہے۔ اس سے بچ جائے۔ یعنی خدا تعالےٰ سے مل جائے۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے۔ کہ انسان کے دل میں ایک تڑپ رکھی گئی ہے۔ جس کی طرف **الست بربکم قالوا بلیٰ** (۷۔۱۷۱) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس تڑپ کے پورا ہو جانے کا نام اسلام نے فلاح رکھا ہے۔ اور اس کے پُورا ہونے کی صورت وہی ہے۔ جو دنیوی عشق و محبت میں نظر آتی ہے۔ کہ ایک بے قرار عاشق کی بے قراری کو دور کرنے والی ایک ہی چیز ہوتی ہے۔ یعنی اپنے معشوق سے مل جانا۔ اسی طرح انسان کی اس تڑپ کے دُور ہونے کا ذریعہ بھی قُرب الہٰی ہے۔ گویا اسلام کے نزدیک نجات یا فلاح اس کا نام ہے۔ کہ انسان اپنے خالق حقیقی سے مل جائے ؛

اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو صرف یہی ایک بات اسلام کی دیگر مذاہب پر فضیلت اور فوقیت کے اظہار کے لئے کافی ہے نجات کے متعلق کسی مذہب کا نظریہ بھی اسلام کے پیش کردہ نظریہ کے قریب نہیں پہونچتا۔ ان کا زیادہ سے زیادہ مقصد و مدعا یہ ہے۔ کہ انسان ان دکھوں اور تکالیف سے بچ جائے جو اس زندگی کی لغزشوں کے نتیجہ میں اسے پیش آسکتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مذاہب کے نزدیک انسانی زندگی اور اس کا وجود ایک عارضی شے ہے۔ اور اس کی ترقی کا میدان بھی بہت محدود ہے۔ اس کی منزل بہت ہی چھوٹی ہے۔ لیکن اسلام اس کے لئے روحانی ترقیات کا وسیع میدان پیش کرتا ہے۔ اور اس کی منزل مقصود ایسی اہم اور ایسی عظیم الشان پیش کرتا ہے۔ کہ انسانی فہم اس سے اوپر نہیں جاسکتا۔ اور اس سے آگے کوئی ترقی ممکن ہی نہیں۔ ایک محدود طاقت و اہلیت کے وجود۔ لغزشوں خطاؤں اور معصیتوں سے پُر وجود کا ایک بے انتہا طاقتوں اور قدرتوں والی قادر و توانا ہستی کے در تک جا پہونچنا اور اپنی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غیر احمدیوں کے ساتھ رشتہ وناطہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ کسی احمدی کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ کسی غیر احمدی کو احمدی لڑکی کا رشتہ دے بلکہ ضروری ہے۔ کہ احمدی لڑکی احمدیوں میں بیاہی جائے۔ البتہ مرکز کی اجازت کے ساتھ احمدی لڑکے کے لئے غیر احمدی لڑکی رشتہ میں لی جا سکتی ہے۔ مگر یہ کسی صورت میں جائز نہیں۔ کہ احمدی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے سے کیا جائے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہونے لگے۔ تو اسے روکنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اور اگر کوئی شخص نہ رکے تو بلا توقف مرکز میں رپورٹ کرنی چاہئیے۔

بعض اوقات بعض لوگ رشتہ کی خاطر اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر دیتے ہیں۔ یا نمائشی طور پر بیعت کر لیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ نو احمدیوں کی صورت میں اس بات کا امتحان کر لیا جائے۔ کہ قبول احمدیت دلی اخلاص سے ہے۔ کہ محض رشتہ کی خاطر اس غرض سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے یہ ہدایت دے رکھی ہے۔ کہ تاریخ بیعت سے ایک سال تک کسی نو احمدی سے رشتہ نہ کیا جائے۔ اور اگر یہ ثابت ہو۔ کہ ایک شخص محض رشتہ کی خاطر احمدی ہوا ہے تو اس کے ساتھ کسی وقت بھی رشتہ جائز نہیں۔ سوائے اس کے کہ حالات کی اصلاح ہو جانے پر مرکز سے اجازت حاصل کی جائے۔

دوسرا حصہ اس مسئلہ کا یہ ہے۔ کہ کیا کسی غیر احمدی لڑکی کا احمدی لڑکے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ سو اگرچہ شرعاً یہ جائز ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے منع نہیں فرمایا۔ مگر احمدی لڑکیوں کے لئے رشتہ تلاش کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کے پیش نظر یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ جہانتک ہو۔ احمدی لڑکوں کا نکاح احمدی لڑکیوں سے ہی ہو۔ اور اگر خاص حالات کی وجہ سے کوئی مجبوری ہو۔ یا غیر احمدی لڑکی لینے میں کوئی خاص خاندانی یا قومی یا دینی مفاد وابستہ ہوں۔ تو ایسی صورت میں اس کے لئے مرکز سے اجازت لینی ہو گی۔ یہ اجازت مقامی انجمن کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ نظارت تعلیم و تربیت سے لینی چاہئیے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مکتوب کشمیر

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے حکم کے ماتحت خاکسار ایک ماہ کی تعطیلات تبلیغی دورہ میں گزارنے کے لئے ۹ر اگست کو قادیان سے کشمیر کے لئے روانہ ہوا۔ ات سیالکوٹ گزاری احباب جماعت سے ملاقات کی۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جموں۔ اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب مبلغ بھدرواہ جانے کے لئے ساتھ تھے۔ سیالکوٹ میں ایک غیر مبائع خاندان کے افراد کو تبلیغ کا موقع ملا۔ جموں میں جناب مستری فیض احمد صاحب کی عیادت کی۔

جموں سے روانگی کے وقت معلوم ہو گیا تھا۔ کہ متعلم مجاہدین کا جو قافلہ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہوی کی زیر قیادت پیدل سرینگر جا رہا ہے۔ انہوں نے بعض مجبوریوں کے ماتحت ریاستی کی بجائے۔ بانہال کا راستہ اختیار کیا۔ مجھے خیال تھا۔ کہ کہیں نہ کہیں ان سے ملاقات ہو گی۔ آخر کُد سے پندرہ میل ورے مجاہدین پیدل چلتے ہوئے ملے۔ اکثر خوش و خرم نظر آتے تھے۔ مستعدی اور استقلال ان کے چہروں سے عیاں تھا۔ میری لاری کے سب ساتھی ان مجاہدین کے حالات سُن کر تعجب کرتے تھے۔ میں رات بانہال ٹھہرا ضلع سیالکوٹ کے ایک غیر احمدی ڈاکٹر میرے ہم سفر تھے۔ ان سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ سرینگر پہنچ کر احباب جماعت سے ملا۔ تنظیم اور عملی جدوجہد کی طرف توجہ دلائی۔ ہفتہ کے روز ناسنور کے جلسہ کے لئے روانہ ہوا۔ جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر بھی ہمراہ تھے۔ شوپیاں میں ایک ہندو وکیل سے فضیلت اسلام پر گفتگو کی۔ اس وقت تین چار غیر احمدی بھی موجود تھے۔ انہوں نے ناسنور کے جلسہ پر آنے کا وعدہ کیا۔ ۱۸ر اگست ناسنور میں جلسہ منعقد ہوا۔ دور و نزدیک کے دیہات سے احمدی و غیر احمدی آئے۔ غیر احمدیوں کی تعداد اندازاً چار سو ہو گی۔ متعدد احباب نے کشمیری اور اردو میں تقاریر کیں۔ اس جلسہ کے خاتمہ پر موضع ماندوجن کے نمبردار نے بیعت کی۔ الحمد للہ۔

دوسرے روز مکرم چوہدری صاحب مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر اور خاکسار سرینگر کے لئے روانہ ہوئے۔ کیونکہ وہاں بھی جلسہ کا انتظام تھا۔ ۲۰ اگست کو مجاہدین کا وفد وارد سرینگر ہوا۔ انہیں دار التبلیغ میں ٹھہرایا گیا۔ سب مجاہد بخیریت ہیں۔ اور اب پیدل واپسی کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ سرینگر کے زیر اہتمام ۲۷ اگست کو ایک دلچسپ مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی جلسہ کے روز مطلع ابر آلود تھا۔ اور جب سب انتظام ہو چکا۔ تو بارش شروع ہو گئی ہمیں سخت گھبراہٹ ہوئی۔ نماز میں سب احباب نے مل کر دعا کی۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ کہ بارش تھم گئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس جلسہ کی منادی ہمارے گرکوٹ مجاہدین میں سے بعض نے خود کی۔ دیگر انتظامات میں بھی مجاہدین نے تعاون کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

شوپیاں کے ایک غیر احمدی مولوی کے متعلق تین نوجوانوں نے جنہیں ہم نے ناسنور میں کافی تبلیغ کی تھی ذکر کیا۔ کہ وہ مناظرہ کریگا۔ میں نے انہی کے ہاتھ رقعہ لکھ بھیجا۔ مگر جواب نہ دیا۔ سرینگر میں مولوی عبد اللہ صاحب وکیل بہائی نے جماعت کے خلاف ایک اشتہار شائع کر رکھا تھا۔ جس کا جواب الفضل ۱۲ اگست میں طبع ہوا ہے۔ میں نے کافی انتظار کے بعد ۲۲ اگست کو مولوی عبد اللہ صاحب کو مندرجہ ذیل خط لکھا:۔

جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب وکیل سرینگر! آپ نے جو اشتہار "احمدی دنیا کا امتحان اور پانچسو روپیہ کا اعلان" شائع کیا تھا۔ اس کے جواب میں خاکسار نے روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۴۲ء میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ میں دس بارہ روز سے سرینگر میں آیا ہوں۔ مگر آپ کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس مضمون میں مَیں نے آپ کے انعامی چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ اب صرف ثالثوں کے نام تجویز کر کے ان کے پاس انعامی رقم پانصد روپیہ جمع کرانا ہے۔ اور پھر فریقین کے تحریری پرچے جن کی تعداد باہمی تصفیہ سے پانچ۔ سات یا نو ہو سکتی ہے۔ ان کے پاس بھجوانا باقی ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ قرآنی معیار ولو تقول علینا بعض الاقاویل کے مطابق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا دعویٰ برحق ثابت ہوتا ہے۔ جناب بہاء اللہ ایرانی اس معیار پر ہرگز ہرگز صادق ثابت نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس معیار کی جو تشریح تحفہ گولڑویہ۔ اربعین۔ و تتمہ اربعین وغیرہ کتب میں فرمائی ہے۔ اس کے رو سے بھی جناب بہاء اللہ کا سچا ثابت ہونا سراسر محال ہے۔ ہم اپنے مندرجہ بالا دعویٰ کو ہر میدان میں ثابت کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز۔ اگر الفضل میں مندرجہ مضمون کے مطالعہ کے بعد بھی آپ اپنے چیلنج پر قائم ہیں۔ تو اس کے متعلق جلد سے جلد اطلاع دے کر تصفیہ فرمائیں۔ اور اگر اب اس چیلنج پر قائم نہیں۔ تو بھی اس کی تصریح تحریر اً کریں۔ مَیں نے اختصاراً آپ کو اصل امر کے متعلق عرض کیا ہے۔ براہ مہربانی اسی کے متعلق جواب سے آگاہ فرمائیں۔

نوٹ! الفضل ۱۲ر اگست آپ کے ملاحظہ سے گزر ا ہوگا۔ تاہم مزید احتیاط کے لئے میں اس چٹھی کے ہمراہ بھی مطبوعہ مضمون مندرجہ الفضل ۱۲ر اگست ۱۹۴۲ء کا کٹنگ ارسال کر رہا ہوں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری "

بعد ازاں انتظار کے بعد خود بھی ملا مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ کہا۔ کہ میں نے ابھی تک آپ کا مضمون نہیں پڑھا۔ بہائیت کے پروپیگنڈا کرنے والے وکیل کا یہ طریق عجیب ہے۔ کہ انعامی چیلنج دے کر اب خاموش ہو گئے ہیں۔ سرینگر میں دو ترکستانی دوستوں کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے قادیان جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری از سرینگر۔

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۸ لغایت ۱۲ راگست دو مقامات پر جلسے کئے گئے۔ ایک جلسہ میں مولوی ابوالعطاء صاحب اور جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بھی موجود تھے۔ غیر احمدی بکثرت شریک تھے۔ اُن کے اعتراضات کے جواب دئے گئے۔ بڑا اچھا اثر ہوُا۔ جماعت میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ رشی نگر میں قرآن کریم اور حقیقۃ الوحی کے درس کا انتظام کیا گیا ہے مسجد احمدیہ کا صحن سرچندہ کیا گیا ہے۔

ضلع ہوشیار پور

گیانی واحد حسین صاحب لکھتے ہیں:۔ کہ ۱۵ لغایت ۱۲ راگست پھگلانہ اور ٹھیانہ کا دورہ کیا گیا۔ پھگلانہ میں ایک جلسہ ہوُا۔ حاضری کافی تھی۔ اس کے علاوہ انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔

لائلپور

گیانی عباد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۱۷ ۸/۴۲ کو چک ۵۶۷ میں جلسہ ہوُا۔ میں نے سکھ مسلم اتحاد کے موضوع پر تقریر کی جس کے آخر میں ایک سکھ نے کہا۔ کہ ہم اس تقریر کے ایک ایک لفظ پر پھول برسانے کو تیار ہیں۔ اگلے روز پھر جلسہ ہوُا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف نے موجودہ جنگوں کے بعض اہم واقعات پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی وضاحت کی۔ اس کے بعد میں نے حضرت بابا نانک صاحب اور مسلمان کے موضوع پر تقریر کی۔ جو دلچسپی سے سنی گئی۔ ۱۹ ۸/۴۲ کو چک ۵۶۳ میں ایک ہندو دوست سے حضرت کرشن اوتار کی آمد کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ ۲۰ ۸/۴۲ کو پھر چک ۵۶۵ میں جلسہ ہوُا۔ جس میں مَیں نے وفات مسیح کے مسئلہ پر دو گھنٹہ تقریر کی۔ اگلے روز مولوی محمد یار صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ ۲۲ ۸/۴۲ کو مختلف احباب سے جن میں غیر احمدی بھی تھے۔ گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک عیسائی منّاد سے بھی گفتگو ہوئی۔ ۲۳ ۸/۴۲ کو پھر میں نے ایک جلسہ میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گورو گرنتھ اور قرآن مجید سے معیار پیش کئے۔ مولوی محمد یار صاحب نے بھی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ ایک صاحب نے بیعت کی۔

ضلع گجرات و جہلم

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۳۱ رجولائی لغایت ۲۲ راگست۔ میں نے جہلم۔ مونگ۔ کوٹہرہ۔ کوٹلی کا دورہ کیا۔ نو پبلک لیکچر دیئے۔ ۱۲۔ درس دیئے۔ پچاس اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ اور ۲۳۵ میل سفر کیا۔

ضلع سرگودہا

مولوی محمد الدین صاحب اورجمہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ۱۵ لغایت ۲۲۔ اگست دو لیکچر دئے گئے۔ تین مقامات کا دورہ کیا۔ جس میں چالیس میل پیدل سفر کرنا پڑا تیس اصحاب کو ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔ چار تبلیغی اور تربیتی درس دیئے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے چار اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ دیگر نظارتوں سے بھی تعاون کیا۔

بھدرواہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۱۶ لغایت ۲۲ راگست ایک تقریر کی۔ اور ایک پیغامی سے ایک مناظرہ کیا۔ ۲۹ افراد کو تبلیغ بذریعہ ملاقات کی۔ تفسیر کبیر کے سات درس دیئے۔ علاوہ ازیں دوسری نظارتوں سے بھی تعاون کیا گیا۔

مالا بار

مولوی عبداللہ صاحب ککانور سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک ہفتہ میں تین درس القرآن دیئے۔ تین روز الفضل کا ترجمہ کر کے سنایا گیا۔ ایک معاند اسلام نے ایک رسالہ میں ایک مضمون ہمارے خلاف لکھا تھا۔ جس کا جواب دیا گیا۔ دو احباب میں ایک نزاع کا تصفیہ کیا گیا۔

ماندوجن (کشمیر) میں جلسہ

عبدالغنی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۱۲ راگست۔ یہاں ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ نواحی علاقہ سے احمدی دوست بھی آ گئے۔ حاضری کافی تھی۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی عبدالغفار صاحب۔ مولوی غلام احمد شاد صاحب۔ مولوی عبدالجبار صاحب خواجہ غلام محمد صاحب شیخ محبوب الٰہی صاحب صدر جلسہ اور مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔ جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ بہت سے مہمان رات بھی یہیں ٹھہرے۔ جن کی مہمان نوازی کی گئی۔

جماعت احمدیہ زیرہ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ زیرہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷ر اگست ۴۲ء کو منعقد ہوُا۔ مبلغین سلسلہ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی شریف احمد صاحب اور مولوی غلام احمد فرخ صاحب ۲۵ راگست کی شام سے قبل پہنچ گئے۔ مبلغین اور بیرونجات سے آنے والے حضرات کے قیام و طعام کا انتظام سرائے لالہ ساون مل میں تھا۔ جلسے کی پنڈال بھی سرائے میں ہی تھی۔ پہرہ کے متعلق خدام الاحمدیہ کا

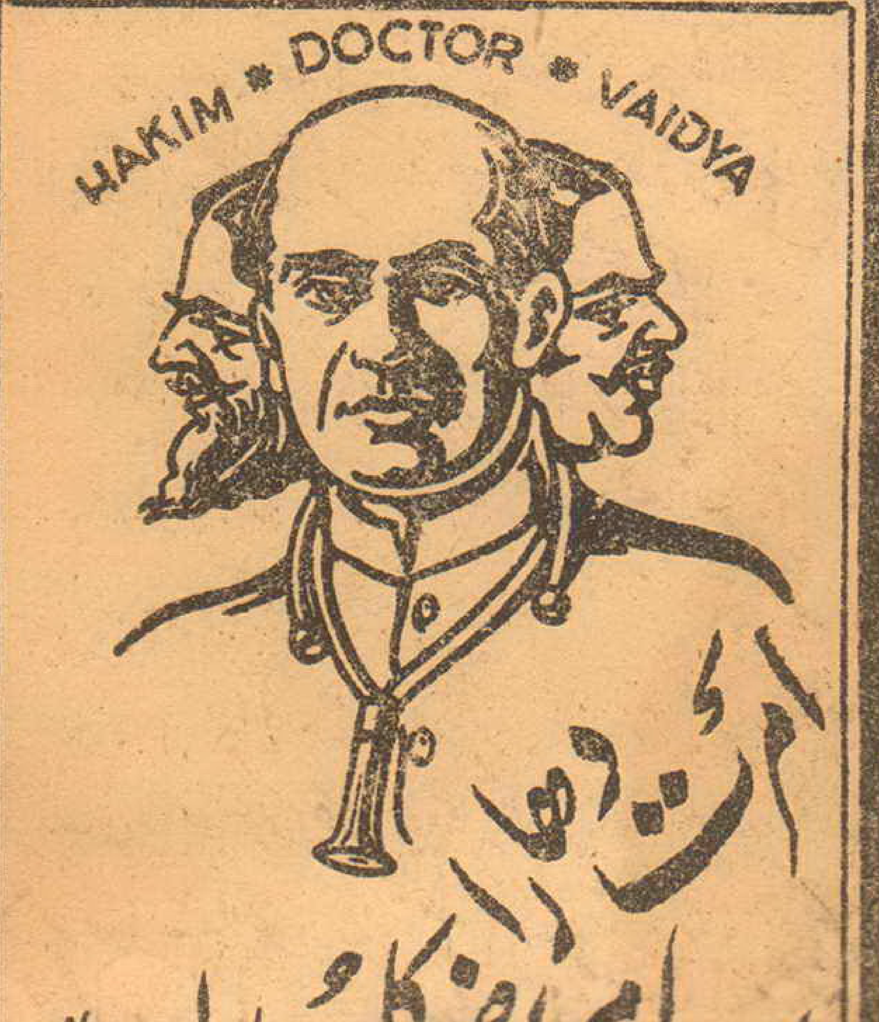

سب امراض کا معالج ہے

کیونکہ یہ ویدک ڈاکٹری اور یونانی کا نچوڑ ہے کبھی یہ خطا نہیں جس طریقہ سے بھی آپ علاج کرتے کراتے ہوں۔ کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ امرت دھارا آپ ضرور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ایک ہی دوائی گھر میں وید حکیم و ڈاکٹر کا کام دیتی ہے۔ کوئی بھی مرض ہو۔ اسکو دیدو یا لگا دو ۹۹ فیصدی مرض دور ہو گی۔ ورنہ رگ تو ضرور جائیگی۔ کھانے و لگانے دونوں کام آتی۔ ہر قسم کی اندرونی و بیرونی درد جیسے سر درد۔ کان درد۔ دانت درد جوڑ درد۔ پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اسہال پیچش قبض متلی۔ قے ہیضہ بخار۔ انفلوانزا۔ زکام کھانسی۔ چوٹ۔ زخم۔ ورم جلدی امراض زہریلے ڈنگ وغیرہ میں پورا آرام دیتی ہے۔ ہر جگہ ملتی ہے پرچہ ترکیب تمام زبانوں میں ملتا ہے۔

قیمت اڑھائی روپیہ ۲/۸/- سوا روپیہ ۱/۴/- اور آٹھ آنہ -/۸/-

میسرز مہیشہ اینڈ سنز بھاگلپور۔ امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کیواسطے ابھی بھی بات چیت ہو سکتی ہے نوٹ بہ وی۔ پی منگوانے سے آٹھ آنے سے دس روپیہ تک کی دوائی کے آدھ سیر تک کے پارسل پر دس آنہ ڈاک خرچ ضرور لگ جاتا ہے

ملنے کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۲ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا شکار بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وی پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں!

باقاعدہ انتظام تھا۔ ۲۶ رکو دو اجلاس اور ۲۷ رکو تین اجلاس منعقد ہوئے۔ ہر اجلاس کا پروگرام تختہ سیاہ پر لکھ کر سرائے کے باہر رکھ دیا جاتا تھا۔ اور افتتاح سے پہلے شہر میں منادی کرادی جاتی

۲۶ رکو پہلا اجلاس میاں خدابخش صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز زیرہ کی زیر صدارت ۸½ بجے صبح شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلا لیکچر قاضی محمد نذیر صاحب کا فضائل رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ دوسرا لیکچر فرخ صاحب کا "دنیا کی مشکلات کا حل اسلام میں" کے مضمون پر ہوا۔ تیسری تقریر مولوی شریف احمد صاحب نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے موضوع پر کی۔ اور اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔ اجلاس برخاست ہونے سے پہلے پیر اکبر علی صاحب نے تقریروں پر مختصر سا ریویو فرماتے ہوئے مسلمانوں کے اجلاس میں کم شامل ہونے پر اظہار افسوس کیا۔

دوسرا اجلاس پیر اکبر علی صاحب ایم۔ایل۔اے کی زیر صدارت رات کے ۸½ بجے شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب کا لیکچر "سکھ ازم اور اسلام" پر ہوا۔ یہ لیکچر بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ اس کے بعد مولوی شریف احمد صاحب نے "ختم نبوت کا صحیح مفہوم ازروئے اقوال ائمہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے آخر میں چند اہل حدیث صاحبان نے مولوی عبدالقادر صاحب امام جامع مسجد اہلحدیث کی نمائندگی میں چند اعتراض کئے۔

جنکا مبلغین کی بجائے صدر محترم نے ہی کافی و شافی جواب دیا۔ جلسہ ۱۲ بجے برخاست ہوا۔ اس اجلاس کی حاضری توقع سے زیادہ رہی۔

۲۷ رکو پہلا اجلاس پھر پیر اکبر علی صاحب کی صدارت میں ۸½ بجے شروع ہوا۔ پہلی تقریر قاضی محمد نذیر صاحب نے فضیلت اسلام پر۔ اور دوسری تقریر مولوی غلام احمد صاحب مبلغ نے فیضان مسیح موعودؑ پر کی۔ اور اجلاس بخیر و خوبی انجام پایا۔ ۲۷ رکو بعد دوپہر کا دوسرا اجلاس ۴ بجے مولوی شریف احمد صاحب مولوی فاضل کی صدارت میں شروع ہوا۔ پہلی تقریر فرخ صاحب نے "صداقت مسیح موعودؑ" پر کی۔ اور دوسری تقریر قاضی محمد نذیر صاحب نے ختم نبوت پر۔ یہ مضمون دوبارہ معترض حضرات اور سامعین کے شکوک کو رفع کرنے کے لئے رکھا گیا تھا۔ تقریر کے آخیر میں دو ایک اعتراض کئے گئے۔ جن کا مسکت جواب دیا گیا۔

۲۷ رکی رات کو تیسرا اجلاس راقم الحروف کی صدارت میں ۸½ بجے شروع ہوا۔ پہلی تقریر مولوی شریف احمد صاحب نے "موجودہ جنگ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر کی۔ پبلک میں ہندو اور سکھ صاحبان کی تعداد زیادہ تھی۔ چنانچہ دوسری تقریر مہاشہ محمد عمر صاحب نے موجودہ زمانے کا کرشن اوتار کے موضوع پر کی۔ زیرہ کی اسٹیج پر یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ احمدی مبلغ نے کرشن اوتار کے موضوع پر ہندی اور سنسکرت میں تقریر کی جس کا غیر معمولی اثر ہوا۔

اس کے بعد گیانی جی کا دلچسپ لیکچر سکھ ازم اور اسلام شروع ہوا۔ گیانی جی نے گورو گرنتھ صاحب میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور صداقت پیش کی۔ لیکچر نہایت دلچسپ اور جامع تھا جلسہ ۱۱½ بجے بعد دعا برخاست کیا گیا۔

۲۸ اگست کو مبلغین کو دانستہ ٹھیرایا گیا۔ تا اہلحدیث احباب کی طرف سے بعد میں کوئی اعتراض پیدا نہ ہو۔ چار بجے کے قریب زیرے کی مسجد کے تین امام مع چند لوگوں کے سرائے میں تشریف لائے۔ اور العاقب والے حوالے دکھانے کو کہا۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے بھری مجلس میں اُن کو حوالجات دکھائے۔ اس کے بعد مناظرے کے متعلق گفت و شنید ہوئی مگر

حب بسماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے

قیمت یکصد قرص عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل و دماغ و اعصاب کی طاقت کے لئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

حب مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے

قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

باجلاس سردار سنگھ صاحب تحصیلدار باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول دسوہہ ضلع ہوشیارپور

شنکر سنگھ کرم سنگھ پسران اچھر سنگھ ذات سینی سکنہ سنیچا متا تھانہ حاجی پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور
بنام ہیم سنگھ۔ پال سنگھ بسنا سنگھ۔ مہنگا سنگھ عرف مہنگا پسران لنگا سنگھ۔ بنتا سنگھ۔ سروپ سنگھ پسران کھولا سنگھ
سنیا۔ والد ہرنام سنگھ بشنداس ولد بھگت رام۔ مسماۃ پالی بیوہ نہال سنگھ۔ دھنا سنگھ مہنا سنگھ۔ گورچن سنگھ بالغان ملکھا سنگھ
نابالغ بولایت دھنا سنگھ برادر حقیقی خود پسران لابھ سنگھ۔ میہاں ولد حکم سنگھ۔ اودہم سنگھ۔ بابو پسران نتھا سنگھ۔ جیون سنگھ
ولد گنڈا سنگھ اقوام سینی سکنہ سنیچا متا تھانہ حاجی پور تحصیل دسوہہ مالکان گورچن سنگھ مسئول الیہ ۱۲ ملازم فوج بار سمندر ملایا میں
چلا گیا ہے جو لاپتہ ہے۔ مسماۃ بھولی متوفیہ بقامی میہاں پسر حکم سنگھ۔ دھنا سنگھ مہنا سنگھ گورچن سنگھ۔ ملکھا سنگھ
پسران لابھ سنگھ پوتے متوفیہ و مسماۃ پالی بیوہ نہال سنگھ مدعا علیہم ۱۲ تا ۱۹ خوشیا ولد لکھو چانگ ساکن اصف پور۔
نگڑ ولد پرمان۔ جنڈو ولد لکھا۔ جنگ سنگھ گھگیڑ۔ محمد بخش ولد علم دین ذات آرائیں سکنہ ٹکو چک۔ بالو ولد
نگینہ۔ کاؤں۔ ماڑو۔ لونگو پسران میہوں۔ لالو ولد بھجڑ کا چھمبن روا جو پسران کہار و جیسی ولد گلو گل۔ دیپو۔
جیسی پسران کوڑا۔ گنیدو ولد میلو ماہنگ سکنہ۔ گگڑ۔ مسماۃ بونداں بیوہ فقیر۔ جگیرل دڈونی پسران شاناں ذات
لوہار۔ ساکن سبار۔ بھگو ولد شہزادہ۔ مسماۃ جنتی بیوہ ریلو۔ راجپوت سکنہ سبار۔ جھنڈو ولد ساؤن سینی۔ درگا
ولد دیوپا۔ خوشیا۔ نکیلو چانگ سکنہ حاجی پور۔ دلپو ولد نندو۔ بہادر ولد چوہڑو راجپوت سکنہ سبار۔ مسماۃ رام پیاری
دختر رائے سنگھ۔ کرم سنگھ پسران کشن سنگھ ذات اروڑا سکنہ حاجی پور۔ جنت رام ولد چھجو رام براہمن سکنہ
حاجی پور۔ نتھو ولد رام گورو تا ولد میا۔ خوشیا۔ ہرکن پسران ناک رام آسرا ولد بیلی۔ مسماۃ کاہن بیوہ۔
شنکو چانگ سکنہ حاجی پور۔ مہنت رگھبیر داس چیلہ شام داس ذات سادھ بیراگی سکنہ حاجی پور سائیں
ولد نندا۔ مسماۃ کرپو بیوہ حکماں۔ گندھلو ولد سبا۔ دھیو ولد ساؤن۔ بوٹا پسران نتھا۔ قوم جنگ ساکن
موضع سبار۔ سندر سنگھ ولد کرپا۔ اندر ولد پورن۔ لبھو ولد ڈوگر سینی سکنہ سنیچا متا۔ سندر سنگھ ولد ہیرا۔
خزان سنگھ ولد صاحب سنگھ۔ روڑا سنگھ حاجی پور۔ سوہن لعل۔ سوہن لعل پسران میا داس راجپوت سکنہ
حاجی پور۔ غریبو ولد شاہ راجپوت سکنہ سبار۔ فقیر ولد ٹھیٹو گوجر۔ الہ دتہ ولد بوٹا آرائیں سکنہ حاجی پور
کالو میلا۔ سورماں پسران بوڑا راجپوت سکنہ سبار۔ کبیر سنگھ ولد چندو سینی سکنہ سنیچا متا۔ گندھیلو ولد
ددلو راجپوت سکنہ سبار۔ لچھمن و کرپا پسران ہیرو۔ ملکھی ولد حامد تا۔ بوکھا ولد گورداس۔ دینا ولد سندر
بھگتا۔ پریمو۔ کرمو۔ ل پسران صوبا۔ سلوہیوں ولد گھیری۔ پریتم ولد بیلی۔ منگتو۔ فقیر پسران گوربھج۔ مولا۔ کالو
پسران لتھو ترکھان سکنہ سبار۔ نرائن سنگھ۔ دیوان سنگھ۔ پسران روڑ سنگھ۔ روڑا سنگھ حاجی پور۔ رام آسرا
ولد دیالو چانگ سکنہ حاجی پور۔ دریام سنگھ خوشیا۔ کانتی۔ بیٹوں پسران بدھ سنگھ۔ میلا سنگھ ولد گنڈا سنگھ
سینی سکنہ سنیچا متا۔ ہریا ولد وولو چانگ سکنہ حاجی پور۔ ہری سنگھ۔ رتن سنگھ۔ امر سنگھ پسران تلسی۔ دینا
نظام دھنوں۔ ملکھی پسران بھنگی۔ گورچرن ولد جنگی۔ خوشیا ولد لکھو لوہار سکنہ سبار
درخواست نمبر ۱ تقسیم مواضی $\frac{۱۷۱}{۱۷}$ کنال اراضی کھیوٹ ۲۲ واقعہ رقبہ موضع سنیچا متا

مقدمہ بالا میں حسب درخواست ثبت ملان مسئول علیہم کثیر التعداد میں ہیں۔ اِن کی رہائش یکجا نہیں ہے۔ تعمیل انہوں پر معمولی طریقہ پر ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مسئول علیہم بتقرر $\frac{۹}{۴۲}$ ۱۰ حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمہ اصالۃً۔ وکالۃً یا مختارتاً کریں۔ بصورت دیگر کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ $\frac{۸}{۴۲}$

مہر عدالت

دستخط حاکم

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

ریل کے ذریعہ موٹر گاڑیوں کا لیجانا

یکم ستمبر ۱۹۴۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مسافر گاڑیوں کے ذریعہ موٹر گاڑیوں کا لیجانا بند کر دیا جائے گا۔ بنابریں موٹر گاڑیاں جو ڈھکے ہوئے موٹر وین میں ارسال کے لئے پیش کی جائیں گی مال گاڑیوں کے ذریعہ لیجائی جائیں گی مکمل تفصیلات متعلقہ شرح و شرائط اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔

جنرل منیجر

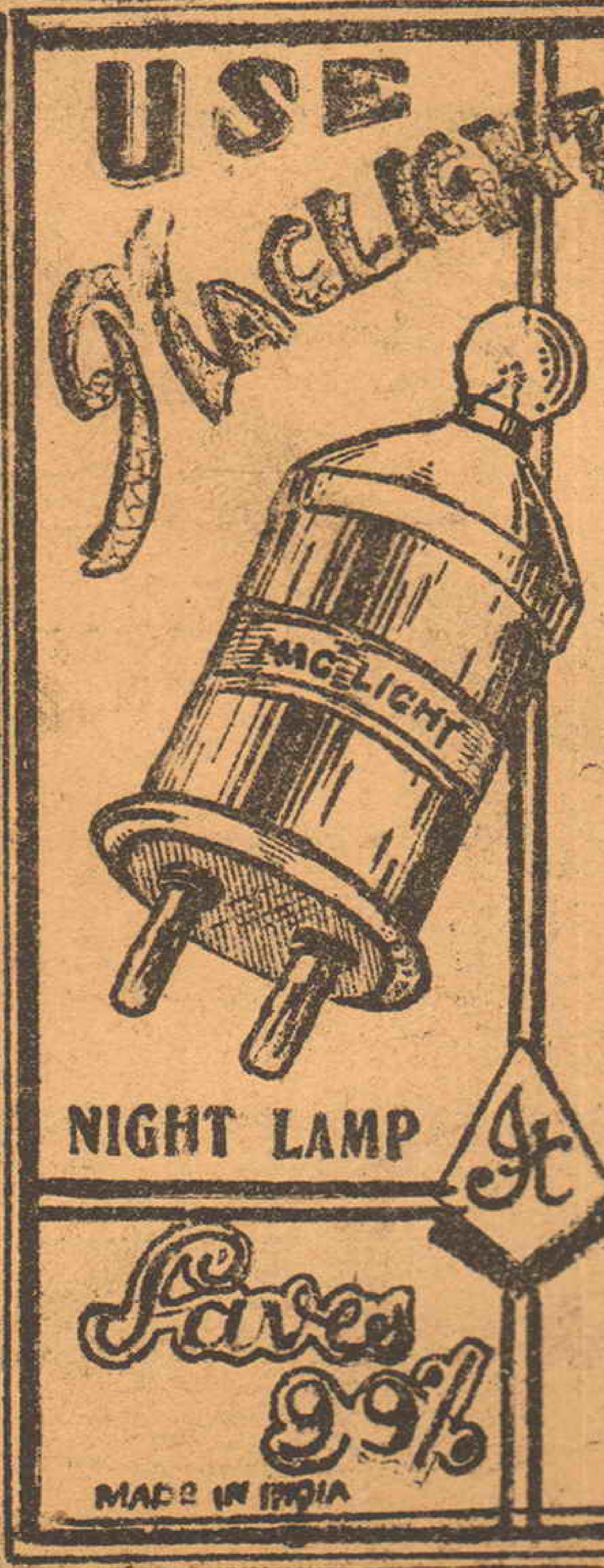

میک لائیٹ

اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B.35

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۴ ستمبر۔ مصر کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل بھی وہاں کوئی بڑی میدانی لڑائی نہیں ہوئی۔ پہاڑ شنبہ کو رومیل کے ٹینکوں پر زبردست گولہ باری کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں اپنے کیمپ کو واپس لوٹنا پڑا۔ اتحادی ہلکے بکتر بند دستے جرمن فوجوں کے بازوؤں پر سخت دباؤ ڈال رہے ہیں۔

ماسکو ۴ ستمبر۔ روس کے نیم شبی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب جنوب مغرب نیز نوورسسک کے شمال مغرب میں بھیانک لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ دوسرے حصوں میں لڑائی کی حالت میں کوئی ادل بدل نہیں ہوا۔ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں لڑائی بہت سخت ہے۔ یہاں روسیوں نے دشمن کے ان ٹینکوں اور پیادہ دستوں کو جو آگے بڑھ آئے تھے۔ تتر بتر کر دیا۔ اور وہ آٹھ ٹینک اور چار سو لاشیں چھوڑ کر اسی مقام پر لوٹ گیا۔ جہاں سے بڑھا تھا۔ سٹالن گراڈ کے سامنے جرمن حملہ ہے۔ اسے روکنے کے لئے روسی پورا زور لگا رہے ہیں۔ جنوب مغرب میں حالت نازک ہے اور جہاں اسوقت لڑائی ہو رہی ہے۔ وہ شہر سے زیادہ دور نہیں۔ سب سے زیادہ خوفناک لڑائی روسی مورچوں میں ہو رہی ہے۔ جہاں تین روز ہوئے جرمنوں نے ایک دراڑ ڈال دی تھی۔ اب وہ اسے چوڑا کرنیکی کوشش میں ہیں۔

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ انٹرنیشنل سٹوڈنٹس اسمبلی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسز روزویلٹ نے کہا۔ کہ گذشتہ کئی سالوں سے نوجوانوں کو ایڈلر اپنا الو سیدھا کرنیکے کیلئے نوجوانوں سے اپیلیں کرتے رہے ہیں۔ مگر اب دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ ان کے پاس موت کے سوا کوئی چیز نہیں۔ جو نوجوانوں کے سامنے پیش کریں۔ نازی یورپ میں نوجوانوں کی جماعتیں بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ انہیں اس پروگرام پر چلائیں جو ہٹلر نے خفیہ پولیس کی مدد سے بنایا ہے۔ مگر ان ممالک کے نوجوان اس حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں۔

قاہرہ ۴ ستمبر۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ خصوصی مسٹر ویڈل ولکی نے کل مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا سے ملاقات کی۔ آج آپ شاہ فاروق سے ملیں گے اور پھر اس کے بعد مسیو سٹالن کے نام مسٹر روزویلٹ کا خاص پیغام لیکر ماسکو جائیں گے اور وہاں سے فارغ ہو کر مارشل چیانگ کائی شیک اور دیگر چینی لیڈروں سے ملنے کیلئے چین جائیں گے۔

چنگنگ ۴ ستمبر۔ چینی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جو چینی فوجیں کینٹن جانیوالی سڑک کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے ۵۰ میل شمال مغرب میں واقع شہر لویانگ پر قبضہ کرلیا ہے کنہوا اور نانچنگ پر چینی بہت دباؤ ڈال رہے ہیں۔ ایک چینی مبصر کی رائے ہے کہ کنہوا پر جلد چینیوں کا قبضہ ہو جائیگا۔ لیکن نانچنگ پر قبضہ رکھنے کیلئے جاپانی پورا زور لگا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۳ ستمبر۔ امریکہ کے ایک بحری اعلان میں کہا گیا ہے کہ بحرالکاہل میں امریکن آبدوزوں نے کئی جاپانی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

دہلی ۳ ستمبر۔ جنرل ویول نے آج شب ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ جنگ کے چوتھے سال کے آغاز کے مقابلہ میں موجودہ جنگ کا چوتھا سال زیادہ خوشگوار حالات میں شروع ہو رہا ہے، ہمیں دشمن کی ابتدائی کامیابیوں کی بجائے اپنے وسیع جنگی ذرائع پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اسوقت جرمنوں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ جاپان کی جنگ کا پانسہ بھی پلٹ چکا ہے اور اب اسکی حالت بھی پتلی ہو رہی ہے۔ لیکن ہمیں اپنی کوششوں کو نرم نہیں کرنا چاہیئے ہندوستان کے سپاہی ہمارے بہترین دوست ہیں۔ اور یہی لوگ ہندوستان کے صحیح نمائندے ہیں۔ ان کے ساتھ غداری نہیں ہونی چاہیئے۔ ہندوستان کو آج جو خطرہ درپیش ہے۔ وہ گذشتہ ڈیڑھ سو سال سے کبھی اسے پیش نہ آیا تھا لیکن یہ امر موجب تسلی ہے کہ اسکی فوجی اور فضائی طاقت بھی اس سے قبل کبھی اتنی مضبوط نہ ہوئی تھی۔

لاہور ۳ ستمبر۔ جنگ کی تیسری سالگرہ پر سر سکندر حیات خان صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ جنگ اب آخری مرحلہ میں سے گذر رہی ہے اور یہ مرحلہ شاید آخری ہو۔ ہندوستانی سپاہیوں نے ہر ایک محاذ پر جو قربانیاں پیش کی ہیں اور جس بہادری سے لڑے ہیں۔ اس کیلئے وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ آئندہ بارہ مہینوں میں ہندوستانی بہادر منزل مقصود کی طرف یلغار کر رہے ہوں گے۔ اور ہم اس مبارک دن کے منتظر ہیں۔ جب یہ بہادر سپاہی مظفر و منصور گھر واپس آئیں اور ہم انکا خیر مقدم کریں۔ آپ نے یقین دلایا کہ ہندوستانی سپاہیوں اور ان کے کنبوں کے حقوق کی حفاظت کا خاص خیال رکھا جائیگا۔

دہلی ۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت نے حُروں کی شورش کی جڑ کو کاٹنے کا عزم صمیم کیا ہے اور اسلئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس گروہ کا مرکز یعنی پیر پگاڑ کے کوٹ کو پیوند زمین کر دیا جائے۔ مسجد۔ مذہبی آثار اور مقدس میدان کو ہرگز نہ چھیڑا جائیگا۔ مسماری کا کام مسلمان سپاہی مسلمان افسروں کے ماتحت سرانجام دیں گے۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اگست میں برطانیہ کے ۷۰ طیارے تباہ ہوئے۔ جولائی میں ۲۵۱ اور جون میں ۳۷۸ اسکے مقابلہ میں جرمنی کے یورپ پر حملوں میں اگست میں ۲۱۲ طیارے برباد ہوئے۔ برطانیہ میں ۴۲ اور سٹالن پر ۲۷ نیز مشرق وسطی میں ۸۶ طیارے تباہ ہوئے۔

قاہرہ ۴ ستمبر۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ افریقہ میں مارشل رومیل کے پاس بارہ ڈویژن یعنی پونے تین لاکھ فوج ہے۔

لکھنؤ ۴ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ جن دیہاتیوں کی اراضی میں سے ریلوے لائن۔ تار اور ٹیلیفون کی لائنیں اور سڑکیں وغیرہ گذرتی ہیں اور ان کی عمر ۱۶ سے ۵۰ سال تک کی ہے۔ انکا فرض ہے کہ ان کی حفاظت کے لئے متعلقہ مجسٹریٹوں کی ہدایات کے مطابق عمل کریں۔ یہ حکم دو ماہ کے لئے نافذ العمل رہیگا۔ اسی طرح جو دیہاتی کسی سرکاری جائیداد سے تین میل کی حدود کے اندر رہتے ہوں۔ ان کا بھی فرض ہے کہ اسکی حفاظت کے لئے مجسٹریٹ متعلقہ کے احکام پر عمل کریں۔

چنگنگ ۴ ستمبر۔ جنرل سٹلول کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے صوبہ ہونان ہوپے اور کیانگسی میں دشمن کے بجروں۔ سٹیمروں اور فوجی ٹھکانوں پر زور کے حملے کئے۔ اور بہت نقصان پہنچایا۔ پیدل چینی فوج ہنکاؤ کینٹن ریلوے کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔

ماسکو ۴ ستمبر۔ دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ پر جنگ کا سب سے بڑا حملہ ہو رہا ہے۔ روسی کچھ اور پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ ایسی بھیانک لڑائی آجتک کبھی نہیں ہوئی۔ دو نو علاقوں کی روسی صفوں میں دشمن نے دراڑ پیدا کر دی ہے۔ روسیوں نے شمال مغرب میں دشمن کی صفوں میں گھس کر دو کمپنیوں کا صفایا کر دیا۔ جنوب مغرب میں دشمن کچھ اور آگے بڑھ آیا ہے نوورسسک کو سب سے زیادہ خطرہ درپیش ہے۔ گروزنی کیطرف جرمنوں نے نیا حملہ شروع کیا ہے اور ایک دریا کو پار کرلیا ہے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ سالومن کے جنوب مشرق میں جاپانیوں نے جو نئی فوج اتاری تھی۔ امریکی فوجیں اسکا صفایا کر رہی ہیں۔ جن جہازوں نے یہ فوج اتاری ان پر امریکن طیاروں نے زور سے بمباری کی۔

لاہور ۴ ستمبر۔ ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کی مقرر کردہ سب کمیٹی کے ممبران میں سے ڈاکٹر شیاما پرشاد مکرجی۔ مسٹر بینرجی اور مسٹر مہر چند کھنہ آج لاہور پہنچے۔ تا پنجاب کی مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے ملکر ان کا نقطۂ نگاہ معلوم کریں۔ یہ وفد کل امرتسر جائیگا۔ جہاں وہ سکھ لیڈروں سے ملیگا۔ سر سکندر حیات خان صاحب کے ساتھ بھی امید ہے ملاقات ہوگی۔ ڈاکٹر مکرجی امید ہے۔ اگلے منگل کے روز حضور وائسرائے سے ملینگے۔

لاہور ۴ ستمبر۔ چکی ڈلہوزی روڈ پھر مسدود ہوگئی ہے۔ اسی طرح لاہور۔ ملتان روڈ بھی خانیوال کے پاس ٹریفک کے لئے ناقابل گذر ہوگئی ہے۔ رکاوٹ غالباً ایک ہفتہ تک دور ہوگی۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ امریکی بحری اور بری فوجوں کی لنڈن میں پریڈ کے بعد تقریر کرتے ہوئے مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے کہا کہ ہٹلر کے ساتھ کسی قسم کا بھی سمجھوتہ نہیں کیا جائیگا۔ ہٹلر اپنی غداری اور مکاری کیوجہ سے کافی شہرۂ آفاق ہو چکا ہے۔ وہ درندہ صفت جرائم پیشہ انسان ہے۔ اسکے پنجہ سے دنیا کی انسانیت کو آزاد کرنے کے لئے ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہیئے۔

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔

قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

دوائی سیلان الرحم

لیکوریا کیلئے اکسیر ہے۔ اور اس مرض سے پیدا شدہ کمر درد۔ بدہضمی۔ اور کمزوری وغیرہ کو دور کرتی ہے۔

قیمت ۲۴ دن کی خوراک تین روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی